ہے یا فعل؟ اس لیے نیکی کا حکم کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اس نیکی کے سب سے پہلے عمل کرنے والے بنیں اور برائی سے منع کرنے والا اس برائی کو سب سے پہلے چھوڑنے والا ہو۔ جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کا طرز عمل تھا۔

ایک داعی کی دعوت کو پرتأثیر کرنے میں اس کے عمل، تقویٰ اور پرہیزگاری کا بڑا دخل ہے۔ اسی لیے بعض سلف فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں کے سامنے اپنے گفتار سے پہلے اپنے کردار کو پیش کرو۔ اسی معنیٰ کو ابوالاسود الدؤلی ؒ نے اپنے کلام منظوم میں یوں بیان کیا ہے:

لاتنه عن خُلُق وتأتي مثله　　　عار عليک إذا فعلت عظيم

''کسی برے اخلاق کا خود مرتکب ہوتے ہوئے دوسروں کو منع نہ کرو جب تو ایسا کرے گا تو یہ تجھ پر بڑے عار کی بات ہے۔''

وابدأ بنفسک فانهها عن غيها　　　فإن انتهت عنه فأنت حکيم

''سب سے پہلے اپنے آپ کو برے کاموں سے روک دو، اگر آپ کا نفس ان برے کاموں سے باز آجائے تو آپ کو حکیم اور دانا سمجھا جائے گا۔''

فهناک يقبل إن وعظت ويقتدى　　　بالقول منک وينفع التعليم

پس اس وقت آپ کی وعظ و نصیحت لوگوں کے ہاں قابل قبول ہوگی اور آپ کی باتوں کی اقتداء کی جائے گی اور آپ کی تعلیم نفع بخش ہوگی۔

فائدہ نمبر ۴: (أفلا تعقلون) اس میں بنی اسرائیل کی سخت توبیخ اور سرزنش ہے کہ وہ انتہائی بے وقوف، کم عقل اور گمراہ لوگ تھے۔ عقل تو رکھتے اور علم بھی رکھتے، مگر بے وقوفوں اور کم عقلوں کی راہ پر جان بوجھ کر چلتے تھے۔ [ابن العثيمين]

فائدہ نمبر ۵: اس امت میں جو بھی نیکی کا حکم دے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس میں یہودیوں کی مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ یہ بری عادت وسیع پیمانے پر ان میں ہی پائی جاتی ہے۔ اور کوئی بھی فرد کسی صفت میں مشترک ہوگا، اس حکم کا سب پر اطلاق ہوگا۔ [ابن العثيمين]

یہودیوں کی سرشت

ہٹلر نے اپنی کتاب My struggle میں لکھا ہے: ''میں نے دنیا بھر میں تقریباً تمام یہودیوں کو قتل کر دیا ہے، لیکن میں نے ان میں سے بعض کو زندہ رہنے بھی دیا ہے، تاکہ آپ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ میں انہیں کیوں قتل کیا کرتا تھا۔''

مرسلہ: عبدالغفار خان۔ خانیوال

درس حدیث

مجلس اور ہم نشیں کے آداب

ثناء اللہ عبدالرحیم۔ مدیر التعلیم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لایُقیمنّ أحدکم رجلاً من مجلسه ثم یجلس فیه ولکن توسّعوا وتفسّحوا''

''وکان ابن عمر ؓ إذا قام له رجل من مجلسه لم یجلس فیه''

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص (اپنے مسلمان بھائی کو) کسی مجلس سے ہرگز نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے، لیکن تم مجلس کو کشادہ کرو اور گنجائش پیدا کرو۔'' اور حضرت ابن عمر ؓ کا دستور تھا کہ جب کوئی آدمی آپ ؓ کی خاطر مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتا تو آپ ؓ اس جگہ نہ بیٹھتے۔''

تخریج: صحیح البخاری مع الفتح ١١/ ٦٢ کتاب الا ستئذان باب ٣١، ٣٢، ح٦٢٦٩، ٦٢٧٠ وفی کتاب الجمعة ٢/٣٩٣ باب ٢٠ ح ٩١١، صحیح مسلم کتاب السلام بشرح النووی ١٤/ ١٦٠۔ سنن ابی داؤد ٥/ ١٦٥ ح٤٨٢٨ بمعناہ۔ جامع الترمذی ٥/ ٨٢ مع المعجم ح٢٧٤٩، ٢٧٥٠۔ اللفظ لمسلم

تشریح وفوائد: مسلمان کی ساری زندگی اسلامی ضوابط اور اصولوں کے دائرے میں بسر ہوتی ہے۔ انسان طبعی طور پر شہری ہوتا ہے۔ وہ معاشرہ اور سوسائٹی سے الگ ہو کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسے ساتھیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہی پڑتا ہے۔ لہٰذا دین اسلام نے مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا خاص اہتمام کیا ہے۔

مذکورہ حدیث میں مجلس کو فراخ رکھنے کی تاکید ہے، تاکہ ہر آنے والے کو مجلس میں بیٹھنے کی جگہ مل جائے اور تنگی محسوس نہ ہو۔ کسی بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس پر بیٹھنا ممنوع ہے، اگرچہ وہ آدمی عام اور مفضول کیوں نہ ہو۔ اسی لیے عملی تشریح کے طور پر عبداللہ بن عمر ؓ اس صورت میں بھی نہ بیٹھتے کہ کوئی شخص ان کی آمد پر تکریم وعزت کے لیے خود اٹھ جاتا، حالانکہ دریں حالت اس جگہ بیٹھنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے۔

مجلس سے کن کن لوگوں کو اپنی جگہ سے اٹھایا جا سکتا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ مجلسوں کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں:

ا۔ وہ مجلس جو عام ہوتی ہے، جیسے مساجد کی مجلسیں، حکام اور علم کی مجالس۔ ان میں کسی کو بھی اس کی جگہ سے ہٹانا

یا نکالنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان مجالس میں ہر ایک کا حق ہے۔

۲۔ وہ مجلس جو خاص کسی کی ملکیتی ہے، جیسے مجلسِ دعوت جس میں خاص خاص لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ دریں صورت اس میں سے غیر مدعوین کو نکال سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں ان کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک طفیلی کے ساتھ آنے پر صاحب دعوت کو اطلاع دی۔ مگر انہوں نے اجازت دے دی۔ [بخاری الأطعمة باب ۵۷ ح ۵٤٦١]

۳۔ وہ مجلس جو عام ہوتی ہے اس میں سے ایسے لوگوں کو اٹھانا جائز ہوگا جو پاگل ہوں، یا اس نے بدبودار چیز کھائی ہو جس سے اہل مجلس کو تکلیف پہنچتی ہو، اور بے وقوف واحمق شخص کو نکالا جاتا ہے جس سے علم کی مجلس میں بے قاعدگی اور بدنظمی ہوتی ہو۔ [فتح الباری ۱۱/۶۳]

احکام وآداب مجلس:

۱۔ **مجلس کا انتخاب:** مسلمان کو چاہیے کہ ایسی مجلسوں کا انتخاب کرے جس میں اس کے لیے جائز دنیوی واخروی فائدے ہوں مثلاً ''حلقہ دروسِ شرعیہ وحلقہ قرآن'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' **وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه فیما بینهم إلانزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملائکة وذکر هم الله فیمن عنده**'' [صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن] ''جولوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کی تکرار کرتے اور سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاس موجود افضل مخلوق میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔''

۲۔ **مجلس کے لیے نیک ساتھیوں کا انتخاب کرنا:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' **مثل الجلیس الصالح والجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر، فحامل المسک إماأن یحذیک وإماأن تبتاع منه وإماأن تجد منه ریحا طیبة، ونافخ الکیر إماأن یحرق ثیابک وإما أن تجد منه ریحاً خبیثة**'' [بخاری کتاب الصید والذبائح باب ۳۱ ح ۵۵۳٤] ''برے ساتھی اور نیک ساتھی کی مثال عطر فروش اور لوہار کی بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے۔ پس عطر فروش کے ساتھ رہنے سے یا وہ تجھے کچھ تحفہ دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا پھر تو اس سے خوشبو حاصل کرتا رہے گا، لیکن لوہار کی بھٹی میں پھونکنے والے کے ساتھ رہے تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پاتا رہے

گا۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " لاتصاحب إلا مؤمنا ولا یأکل طعامک إلا تقی " [أبو داؤد کتاب الأدب ح ۴۸۳۲] " ہمیشہ مؤمن ہی کو اپنا ساتھی بنالے اور پرہیزگار ہی کو کھانے کی دعوت دے۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " إیاک وکل جلیس لا یفیدک علماً" [الآداب الشرعیة ۲/ ۶۲۶] " ایسے ساتھی کی صحبت سے دور رہو جو تجھے کوئی علمی فائدہ نہ دے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " ثلاث من کن فیه ملأ الله قلبه إیماناً، صحبة الفقیه، وتلاوة القرآن و الصیام" [الآداب الشرعیة ۲ / ۶۲۷] " تین ایسی چیزیں ہیں جس کسی میں یہ موجود ہوں تو اللہ پاک اس کا دل ایمان سے بھر دے گا: فقیہ کی صحبت، قرآن کی تلاوت اور (نفلی) روزہ۔"

حضرت علی بن الحسین رحمه الله (زین العابدین) فرماتے ہیں "ینبغی للمرء أن لایصاحب خمسة : الماجن، الکذاب ، الأحمق ، البخیل ، الجبان " [الآداب الشرعیة ۲ / ۶۲۸] " آدمی کو چاہیے وہ پانچ قسم کے آدمیوں کو اپنا ہم نشین نہ بنائے: بے حیا، جھوٹا، بے وقوف، کنجوس اور بزدل۔"

۳۔ مجلس میں آتے وقت اہل مجلس کو سلام کرنا: سلام سے آپس میں محبت والفت پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " والله لاتدخلون الجنة حتی تؤمنوا ولاتؤمنو ا حتی تحابوا، أولا أدلکم علی شئ إذا فعلتموه تحاببتم؟! أفشوا السلام بینکم " [صحیح مسلم کتاب الا یمان] تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور تم مؤمن نہیں بنو گے یہاں تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے (وہ یہ ہے): آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" یاایها الناس أفشوا السلام وأطعموا الطعام وصلوا الأرحام......" [جامع الترمذی ابواب الأطعمة] "لوگو! سلام کو عام کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو تا کہ تم جنت میں جاسکو۔"

جب آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: اسلام کی کون سی بات زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف " [البخاری کتاب الأیمان ،مسلم باب بیان تفاضل الإسلام] " کھانا کھلاؤ اور ہر شخص (مسلمان) کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔"

۴۔ مجلس میں بیٹھتے وقت انسان کو چاہیے کہ اپنی حیثیت کو جان لے: اللہ پاک کے ہاں ہر شخص کو ورع وتقویٰ

اور جاہ ومنزلت کے لحاظ سے قدر وقیمت حاصل ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" أنزلوا الناس منازلهم " [أبو داؤد الأدب باب ۲۳ ح ۴۸۴۲ عن عائشةؓ] "لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق برتاؤ کرو"۔ مجلس علم میں عالم اور فقیہ کے قریب سنجیدہ لوگوں کو ہونا چاہیے۔لہٰذا انسان کو مجلس میں بیٹھتے وقت مذکورہ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ بعد میں بدنظمی یا رسوائی کا سامنا نہ ہو۔

ایک دفعہ کعب الأحبار حضرت عمر بن الخطابؓ کی مجلس میں قدرے دور بیٹھا، اس پر حضرت عمر بن الخطابؓ نے وجہ پوچھی تو کعب الأحبار نے کہا " یاأمیرا لمؤمنین إن فی حکمة لقمان ووصیته لابنه :" إذا جلست إلی ذی سلطان فلیکن بینک وبینه مقعد رجل فلعله یأتیه من هو آثر عنده منک فینحیک فیکون نقصاً علیک ،، اے امیر المؤمنین لقمان علیہ السلام کی حکمت اور اپنے بیٹے کی وصیت میں یہ بھی ہے "جب تو کسی شاہی مجلس میں ہو تو تیرے اور بادشاہ کے درمیان کم از کم ایک آدمی کی جگہ ہونی چاہیے، عین ممکن ہے کہ اس کے ہاں ایسا آدمی آئے جو اس کے ہاں تجھ سے زیادہ محبوب اور مقرب ہو، پس پھر وہ تجھے اپنی جگہ سے اٹھائے جو تیری خفت کا باعث بنے۔" [الآداب الشرعية ۲/۶۲۷]

وقال زیاد: "یعجبنی فی الرجال من إذاأتی مجلساًیعرف أین یکون مجلسه وإنی لآتی فأدَعُ مالی مخافة أن ادفع عما لیس لی" [الآداب الشرعية ۲/۶۲۷] "زیاد نے کہا مجھے وہ شخص پسند ہے جو مجلس میں آتے وقت اپنی حیثیت اور جگہ پہچان لے۔اور میں خود جب مجلس میں آتا ہوں تو اپنی مناسب جگہ بھی چھوڑ دیتا ہوں اس ڈر سے کہ شاید مجھے اس سے ہٹا دیا جائے۔"

۵۔ مجلس میں دیر سے آنے والے کو جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے: مجلس میں پہنچ کر کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے اور نہ دو ساتھیوں کے درمیان بلا اجازت گھس کر ان کو الگ کرے۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں" کنا إذا أتینا النبی ﷺ جلس أحدناحیث ینتهی " [أبو داؤد کتاب الأدب ح ۴۸۲۵ باب فی التحلق ، جامع الترمذی أبواب الاستئذان ح۲۷۲۵] "ہم جب نبی ﷺ کی مجلس میں آتے تو اس جگہ بیٹھ جاتے جہاں مجلس کا دائرہ پہنچتا۔" رسول اللہ نے فرمایا:" لایحل لرجل أن یفرق بین اثنین إلابإذنهما " [سنن أبی داؤد کتاب الأدب ح۴۸۴۵،جامع الترمذی ح۲۷۵۲] "کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ بلا اجازت دو افراد کے درمیان بیٹھ کر ان کو جدا کرے۔"

۶۔ اگر آدمی واپس آنے کی نیت سے اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاتا ہے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا "**إذا قام أحدكم من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به**" [مسلم بشرح النووی ۱۴/ ۱۶۱] "تم میں سے کوئی اگر اپنی مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اور پھر واپس آجاتا ہے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔"

۷۔ حلقہ مجلس کے درمیان میں نہ بیٹھے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "**أن رسول الله ﷺ لعن من جلس وسط الحلقة**" [أبو داؤد کتاب الأدب ح:۴۸۲۶] "رسول اللہ ﷺ نے مجلس کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی۔" چونکہ حلقہ مجلس کے درمیان بیٹھنے پر لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے، یا اس کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پاتے یا صاحب مجلس سے آسانی کے ساتھ استفادہ نہیں کرسکتے۔ [معالم السنن للخطابی مع سنن أبی داؤد ۵/ ۱۶۴]

۸۔ مجلس میں وقار و سکونت کی حالت میں بیٹھنا چاہیے: اس دوران انگلیوں کو مٹکانا، داڑھی یا انگوٹھی کے ساتھ کھیلتے رہنا، دانتوں کا خلال کرنا، ناک میں انگلی ڈالنا، تھوکنا، کھانسنا، جمائی یا انگڑائی لیتے رہنا معیوب اور برا طریقہ ہے۔ لہٰذا ان چیزوں سے ممکن حد تک بچنا چاہیے۔ مجلس میں پُرسکون بیٹھے، زیادہ حرکت نہ کرے۔ گفتگو میں توازن اور الفاظ میں حسن ترتیب ملحوظ رکھے، درست بات کہے۔ نیز زیادہ بولنے، خوش طبعی اور تمسخر کرنے سے احتراز کرے۔ خاندان، اولاد، اپنی تالیفات یا کسی بھی کام پر فخر نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بات کر رہا ہے تو توجہ سے اس کی بات سنے، خود پسندی کا مظاہرہ نہ کرے۔ کسی کا سلسلۂ گفتگو نہ کاٹے اور یہ بھی نہ کہے: پھر سناؤ۔ ان باتوں کا التزام دو وجہ سے کرنا چاہیے۔

ایک یہ کہ اس کی کسی عادت یا عمل سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، اس لیے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ "**المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده**" [صحیح بخاری کتاب الإیمان، کتاب الرقاق، صحیح مسلم باب بیان تفاضل أهل الإیمان] "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس طرح وہ ساتھیوں کی الفت و محبت حاصل کرے گا جو کہ دین اسلام میں مرغوب چیز ہے۔

۹۔ راستے میں بیٹھنے کی صورت میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں: (۱) نگاہ نیچی رکھے۔ (۲) راستہ سے گزرنے والوں کو کسی انداز میں ایذا نہ دے۔ (۳) سب وشتم، عیب جوئی اور اعتراض بازی سے اجتناب کرے۔ (۴) سلام کرنے والے کو جواب دے۔ (۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہے۔ (۶) کوئی راستہ جاننا چاہے تو اس کی رہنمائی